Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
بروز جمعرات
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۲۷/۶۲ | ۴ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ | ۸ تبلیغ ۱۳۵۲ہش | ۸ فروری ۱۹۷۳ء | نمبر ۳۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مُبارک زندگی وُہی ہے جو الٰہی دین کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو

اِسکے بغیر انسان خواہ ساری دُنیا کا مالک ہو جائے اُسکی زندگی عذاب میں گذرتی ہے

"درحقیقت خوشی اور مبارک زندگی وُہی زندگی ہے جو الٰہی دین کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو۔ ورنہ اگر انسان ساری دُنیا کا بھی مالک ہو جائے اور اِس قدر وسعتِ معاش حاصل ہو کہ تمام سامان عیش کے جو دُنیا میں ایک شہنشاہ کے لئے ممکن ہیں وہ سب عیش اُسے حاصل ہوں پھر بھی وہ عیش نہیں بلکہ ایک قسم عذاب کی ہے جس کی تلخیاں کبھی ساتھ ساتھ اور کبھی بعد میں کُھلتی ہیں۔

مَیں افسوس کرتا ہوں کہ ہمارے اکثر علماء کی توجہ اکثر ظاہری اور پست اور موٹے خیالوں کی طرف کھینچی ہوئی ہے اور وہ اُن باریک حقیقتوں کو سمجھتے نہیں کہ جو خداوند کریم نے کتاب عزیز میں رکھی ہیں اور جو ہمارے سیّد و ہادی علیہ السّلام نے بیان فرمائی ہیں۔ ...... مَیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ حقیقتوں سے اکثر ناواقف اور صرف ظاہر اور مجاز پر قناعت کرنے والے ہیں اور اُس سِرِّ حقیقی کی طرف اُن کی طبیعتوں کو میل ہی نہیں اور نہ کچھ مناسبت ہے جو اسرارِ غامضہ پر اطلاع پانے سے حقّانی عارفوں کو حاصل ہوتا ہے۔ مشرقی بُت پرستی کا اثر اگرچہ کَمَا ھُوَ حَقُّہٗ تو اُن پر پڑا نہیں مگر پھر بھی اُن کے دِلوں میں وہم پرستی کے ایسے بُت مخفی ہیں کہ وہ قبلۂ حقیقت تک پہنچنے سے سدِّ راہ ہو رہے ہیں۔ مَیں کامل یقین رکھتا ہوں کہ اُن بُتوں کے توڑنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے اور مَیں کسی دلیل سے شبہ نہیں کر سکتا کہ اَب وہ وقت آگیا ہے کہ ان بُتوں کو بکلّی توڑ دیا جاوے اور خدا پرست لوگ گم گشتہ حقیقتوں کو پھر پالیویں۔ خدا تعالیٰ جو تمام بھیدوں سے واقف ہے خوب جانتا ہے کہ یہ لوگ حقیقتِ اسلامیہ سے دُور جا پڑے ہیں اور حقّانیت کی مبارک روشنی کو اُنہوں نے چھوڑ دیا ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۵، ۳۶)

اخبارِ احمدیّہ

ربوہ ۔ ۷ ر ماہ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ان دنوں تبخیش کی وجہ سے کچھ ناساز ہے گو پہلے کی نسبت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۷ ر تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب نسبتاً افاقہ ہے، رات نیند آگئی۔ سردرد اور چکروں سے بھی اب آرام ہے۔

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم جناب نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم تحریر فرماتے ہیں:۔

لاہور سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ خاکسار کا بیٹا عزیز محمد اقبال سیفی بہت بیمار ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

میرے برادر نسبتی محترم چوہدری انتصار احمد صاحب (ایچ۔ وی۔ سی دفتر کمشنر راولپنڈی) آف پنڈ دادنخاں ضلع جہلم مورخہ ۲۲؍۲۳ جنوری ۱۹۷۳ء کی درمیانی رات کو ۱۲ بجے بعمر قریباً پچاس سال حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے راولپنڈی میں وفات پاگئے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل میری ہمشیرہ بھی وفات پاگئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم چوہدری محمد شجاعت علی صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال کے داماد تھے۔ ان دونوں کی وفات کی وجہ سے ان کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو بہت صدمہ پہنچا ہے۔

احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت کرتے ہوئے ان کے درجات بلند کرے۔ انکے بچوں اور دوسرے عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق دے اور بچوں کا خود کفیل ہو۔ آمین

(خاکسار محمد اصغر قمر۔ دارالصدر شرقی ربوہ)

امراء/صدر اصحاب توجّہ فرماویں

جلسہ سالانہ گذر چکا ہے۔ لیکن جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے جو بجٹ منظور کیا گیا تھا اُس کے لحاظ سے وصولی میں ابھی خاصی کمی ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ ہے اور اس کے مشخص بجٹ کی تکمیل ضروری ہے۔ حضرت المصلح الموعودؓ نے ارشاد فرمایا:۔

"آج تک اس امر کو واضح نہیں کیا گیا کہ ہر سال کتنا بقایا رہ جاتا ہے ...... پس جہاں میں سب کمیٹی کی یہ تجویز منظور کرتا ہوں کہ آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا وہاں بجائے پندرہ فیصدی کے میں دس فیصدی مقرر کرتا ہوں۔ ...... وہ لوگ جو دس فیصدی چندہ نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فیصدی چندہ ضرور دیں۔"

امراء و صدر اصحاب کی خدمت میں پُرزور درخواست ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف فوری توجہ فرماویں۔ تا جلسہ سالانہ کے اخراجات پورے کئے جاسکیں۔

(ناظر بیت المال ۔ آمد ۔ ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ ماہ تبلیغ ۱۳۵۲ھ

قرآنِ مجید سے مہجوری کا ایک نیا پہلو

قرآن مجید میں ایک مختصر سی آیت ایسی ہے کہ اُس میں (اُردو محاورہ کی رُو سے) درد کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوُا ہے اور اہلِ بصیرت جب اُس آیت کو پڑھتے ہیں تو اثر لئے بغیر نہیں رہتے حتیٰ کہ دل غم و اندوہ میں ڈوب جاتے ہیں اور کانپ اُٹھتے ہیں۔ سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کا علم خود اپنی جناب سے عطا کیا تھا اِس آیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ ایک نہایت مختصر سا فقرہ ہے مگر اِس میں ایسا درد بھرا ہوُا ہے کہ یہ میرے سامنے کبھی نہیں آیا کہ میرا دِل اِس کو پڑھ کر کانپ نہ گیا ہو۔" (تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ دوم)

ایک صاحبِ بصیرت مومن کے دل پر لرزہ طاری کر دینے والی وہ آیت قرآنی یہ ہے:۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ○ (الفرقان آیت ۳۱)

اور رسول کہے گا اے میرے رب میری قوم نے اِس قرآن کو اِس طور سے پکڑا کہ یہ ان کے لئے ایک چھوڑی ہوئی کتاب بن گئی۔

اِس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہیں گے کہ میری قوم نے تیرے اِس قرآن کو اختیار تو کیا لیکن ان کا یہ اختیار کرنا اِس رنگ کا تھا کہ انہوں نے اسے پکڑنے اور تھامنے کے باوجود پیٹھ کے پیچھے ہی پھینکے رکھا۔ یہ درد بھری آیت دراصل ایک پیشگوئی پر مشتمل ہے اور وہ پیشگوئی یہ ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ جب مسلمان قرآن کو کلام الٰہی اور آخری شریعت تسلیم کرنے کے باوجود اس سے منہ پھیر لیں گے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مسلمان قرآن کو بالکل ترک کر دینگے بلکہ کہا یہ ہے کہ وہ اسے مہجور یعنی چھوڑی ہوئی کتاب کی حیثیت دے دینگے۔ اِسی لئے امام راغب نے مفردات میں یہ بتانے کے بعد کہ ھَجْر کا لفظ بدنی لحاظ سے مفارقت اختیار کرنے یا کلام نہ کرنے یا دِلی لگاؤ نہ رکھنے کے معنوں میں آتا ہے لکھا ہے وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا فَهٰذَا هَجْرٌ بِالْقَلْبِ اور آیت قرآنیہ میں جو آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے کہ میری قوم نے قرآنِ مجید کو چھوڑ دیا ہے تو اِس سے مراد یہ ہے کہ مسلمانوں کا دِلی لگاؤ اس کے ساتھ نہیں رہے گا۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو فی زمانہ قرآن کے ساتھ اِس کی طرف منسوب ہونیوالوں کا جو سلوک ہے اس آیۂ کریمہ میں پیشگوئی کے طور پر اسی کا ذکر کیا گیا ہے۔ آجکل کے زمانہ میں قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کا کلام ماننے اور اِس کا ظاہری احترام کرنیوالوں کی تو کمی نہیں ہے لیکن قرآنِ مجید پر عمل کرنے والے یعنی اسے زندگی کا دستور العمل بنانے اور دنیا میں اپنے قول اور فعل سے اِس کی عظمت قائم کرنے والے قریباً ناپید ہیں۔ لے دے کر قرآنِ مجید کا استعمال یہ رہ گیا ہے کہ لوگ اسے بیش قیمت جزدانوں میں بند کر کے دیوار کے ساتھ بلندی پر لٹکا دیتے ہیں اور سمجھتے یہ ہیں کہ اسکی تلاوت کئے اور اسکے علوم و معارف پر غور کئے بغیر اس کا گھر میں موجود ہونا ہی موجب برکت ہے، پھر بعض لوگ چھوٹے سائز کی حمائل کو جزدان میں لپیٹ کر اسے گلے میں لٹکائے رکھتے ہیں تاکہ عوام انہیں بزرگ اور پارسا سمجھیں، ایک استعمال قرآن پاک کا یہ نکالا گیا ہے کہ ضرورت پڑنے تو آٹھ آنے یا روپیہ لے کر اِس کی جھوٹی قسم کھالی جاتی ہے، رہا قرآنِ مجید کی تلاوت کا سوال سو وہ صرف اِس حد تک محدود سمجھی جاتی ہے کہ جب کوئی مر جائے تو اِس امر کے باوجود کہ جیتے جی تو قرآن کا ایک لفظ بھی اُس کے کانوں میں نہیں پڑا اُسے قرآن سُنا دیا جائے یعنی کرایہ کے قاریوں سے اُس کی قبر پر قرآن خوانی کرادی جائے حالانکہ مرنے پر سوال تو یہ ہونا ہے کہ بتاؤ تم نے اِس پر کیا عمل کیا؟ نہ یہ کہ مرنے کے بعد تمہاری قبر پر کتنی بار قرآن ختم کیا گیا۔ الغرض ظاہری لگاؤ کے باوجود ان کے لئے قرآن ایک چھوڑی ہوئی کتاب کی طرح ہو گیا ہے۔ اِسی لئے اِس پر عمل مفقود ہے۔

ایک بہت محدود طبقہ ایسا ہے جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اور اِس سے بھی محدود تر ذی علم لوگوں کا ایک طبقہ ہے جو تلاوت کے علاوہ قرآنِ مجید کے مضامین پر غور کرنے کو بھی ضروری خیال کرتا ہے اور وہ کتابوں، رسالوں اور اخباروں وغیرہ میں مختلف مضامین شائع کرا کے قرآنی آیات اور ان میں بیان کردہ مضامین اور معارف کو عوام کے سامنے لاتا رہتا ہے کہ شاید پڑھے لکھے لوگ اِسی طرح اثر و جذب میں ڈوبے ہوئے کلام الٰہی کی بعض آیات کو پڑھ کر اور اُن کے مضامین سے اطلاع پاکر اِس سے کچھ نُور اور ہدایت حاصل کر سکیں لیکن قرآنی علوم سے عوام کو روشناس کرانے اور اِس سے براہ راست استفادہ کرنے کی ان میں لگن پیدا کرنے کی اِس کوشش میں بھی نادانستہ طور پر اب رکاوٹ پیدا کی جا رہی ہے اور کی بھی جا رہی ہے قرآنِ مجید کے ادب و احترام کے نام پر۔ خلوصِ نیت سے بعض لوگوں کے نزدیک قرآنِ مجید کے ادب و احترام کا تقاضا یہ ہے کہ کتابوں، رسالوں اور اخبارات میں مضامین شائع کرتے وقت اوّل تو قرآنِ مجید کی اصل آیات جو لفظاً اور معناً کلام الٰہی ہیں درج ہی نہ کی جائیں اور اگر ان کا حوالہ دینا ضروری ہو تو صرف ترجمہ دیا جائے نہ کہ اصل آیات۔ یہ اچھا ادب و احترام ہے کلام الٰہی کا کہ اِس سے خود بھی دُور و مہجور رہا جائے اور دوسروں کو بھی دُور و مہجور رکھا جائے۔ اگر دیکھا جائے تو کلامِ پاک کا ایسا ادب و احترام بھی اپنے نتائج و عواقب اور اثرات کے لحاظ سے ایک نئے رنگ میں قرآنِ مجید کو کتابِ مہجور بنانے کا موجب ہو گا۔

یہ بھی قرآنِ مجید سے مہجوری کا ایک نیا پہلو ہے جس سے اجتناب ضروری ہے۔ قرآنِ مجید جس زبان، اُس زبان کے جن کثیر المعانی الفاظ اور انکی جس محکم و ابلغ معجزانہ ترتیب کے ساتھ نازل ہوُا اسے بہرحال برقرار رکھنا ضروری ہے۔ کوئی ترجمہ بھی اس کا بدل نہیں ہو سکتا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی یاد میں

چشمِ ہر پیر و جواں کیوں ہوگئی ہے اشکبار
غم میں ہے ڈوبا ہوُا اور ہر کوئی ہے دلفگار

آہ! رحلت کر گئے سبطِ مسیحِ نامدار
حضرتِ مرزا عزیز احمدؓ وہ مردِ خوش شعار

میرزا سلطانِ عالیجاہ کے لختِ جگر
نیک طینت، پاک خصلت، خوش نہاد و باوقار

دُودمانِ مغلیہ کے ایک فردِ نامور
سطوتِ شاہانہ تھی ہر ہر ادا سے آشکار

صاحبِ صد جاہ و عظمت، مالکِ شانِ بلند
تھا لباسِ تقوئی میں ملبوس وہ گردوں وقار

خیر خواہِ نوعِ انساں، معدنِ جود و کرم
احمدی اخلاق اور آداب کے آئینہ دار

تھے غریبوں اور مسکینوں کے اِک غمخوار دوست
دشمنوں کو معاف کر دینا رہا اُن کا شعار

تھے مجسّم حسن و خوبی ہر ادا تھی دلربا
جسکی رعنائی پہ ہر مومن ہوُا جاں سے نثار

اُنکے بذل و جود سے تھا ہر کہ و مہ مستفید
تھا وجود اُن کا مثالِ آفتابِ زر نگار

حشمت و شوکت رہی تھی اُنکے ہر آں ہمرکاب
زندگی اُنکی تھی بے شک کامران و کامگار

آسماں کی آنکھ نے یہ کم ہی دیکھی ہے نظیر
دنیوی اقبال کے ہوتے ہوئے بھی خاکسار

سابق الایمان، با اخلاص، مردِ حق شناس
دین کے کاموں میں تھے وہ خوب چوکس ہوشیار

حامیٔ دینِ متیں و عاشقِ خیر الانامؐ
تھے خلافت کی اطاعت میں وہ ہر دم استوار

بیعتِ مہدیٔ دوراں سے ہوئے وہ فیضیاب
زمرۂ اطفال میں ہوتا تھا جب اُن کا شمار

باپ سے پہلے ہی اُن کو یہ سعادت مل گئی
تھا یہ اُن پر فضل و احسانِ خدائے کردگار

جمعہ کی شب، سنہ تہتر، جنوری پچیس تھی
مُرغِ رُوحِ اُنکا ہوا پرّاں سوئے دار القرار

اے زہے یہ رتبۂ عالی یہ بختِ ارجمند
پہلوئے جدِّ مقدّس سے ہوئے ہیں ہمکنار

صبر کی طاقت عطا کر اے خداوندِ کریم
قوم ساری اس غمِ جانکاہ سے ہے سوگوار

اُن کے دو فرزند ہیں خورشید[1] اور احمد[2] میاں
دین کی خدمت میں جو مصروف ہیں لیل و نہار

باغِ دنیا میں یہ دونوں خرّم و شاداں رہیں
تیرا لطف و جود ہو اُن کے سروں پر سایہ دار

گر نگاہِ لطف ہو تیری ملے تسکینِ دل
ورنہ یہ عاجز رہے گا مضطرب اور بے قرار

یہ سب دُعائیں کر قبول اے خُدائے ذوالمنن
از طفیلِ شاہِ بطحیٰ سیّدِ عالی تبار

(رشید اویس احمد عاجز عظیم آبادی)

---

[1] صاحبزادہ پروفیسر الحاج مرزا خورشید احمد صاحب ایم اے۔ ٹی آئی کالج ربوہ
[2] صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے۔ ایڈیٹر "دی ریویو آف ریلیجنز" ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبوت محمدیہ کی فیض رسانی

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ بر موقعہ جلسہ سالانہ

پھر فرمایا:-

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا۔

(بنی اسرائیل)

یہ قرآن یقیناً اس راہ کی طرف راہنمائی کرتا ہے جو سب سے زیادہ درست ہے اور مومنوں جو مناسب حال کام کرتے ہیں۔ بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر مقدر ہے

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو کامل شریعت اور اس کی تعلیمات و ہدایت کو بہترین اور دائمی ٹھہرایا ہے۔ اسے سچائی اور راستی کی راہ پیش کرنے والی بتایا ہے شریعت کے ہر ایک پہلو کو اکمل و اعلیٰ صورت میں قرآن مجید نے ہی دکھلایا ہے اور شریعت کے تمام حصوں کو جو حقوق اللہ اور حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں۔ اعلیٰ طرز اور صرف قرآن مجید نے ہی پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

قرآن مجید کی اس شان اور اس خوبی کا اعتراف یہودیوں کو بھی تھا۔ چنانچہ ایک یہودی نے ایک دفعہ حضرت عمرؓ سے کہا آپ کی کتاب میں ایک ایسی آیت ہے کہ اگر وہ ہماری کتاب میں ہوتی تو اس کے نزول کے دن کو ہم عید کے طور پر مناتے حضرت عمرؓ نے اس یہودی سے پوچھا وہ کونسی آیت ہے اس نے بتایا کہ وہ آیت اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ الخ ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا ہمارے لئے تو اس دن دو عیدیں تھیں ایک تو وہ جمعہ کا دن تھا جو مسلمانوں کے لئے عید ہی کا دن ہے اور دوسرے وہ دن عرفہ کا دن تھا اور وہ بھی مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے

قرآن کریم اپنی قبولیت اور تاثیر کے لحاظ سے بھی ایک بے نظیر کتاب ہے اور اپنے اس منصب میں حیوانوں کو انسان اور انسانوں کو بااخلاق انسان اور بااخلاق انسانوں کو باخدا انسان بنانا حقیقتاً قرآن کریم پر ہی ختم ہے جس عمدگی سے قرآن کریم نے اپنے اس منصب کو پورا کیا ہے۔ دنیا کی کوئی مذہبی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اپنی قبولیت و تاثیر کے جو بے نظیر اور پُر اثر نمونے قرآن کریم نے پیش کئے ہیں اور بڑی کثرت سے پیش کئے ہیں اور کرتا رہتا ہے وہ اسی کا ہی فخر و امتیاز ہے۔ قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے اور اپنی زندگی کا ثبوت اپنی تاثیرات سے ہر زمانہ میں پیش کرتا رہتا ہے اور اپنی تاثیر سے انسانوں کو ایک نئی زندگی عطا کرتا رہتا ہے۔ چند مثالیں بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔

۱۔ حضرت عمرؓ جیسا شخص انتہائی غیظ و غضب کی حالت میں گھر سے مسلح ہو کر نکلتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کام تمام کر دے اور ہمیشہ کے لئے اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹا دے لیکن جونہی اپنی بہن کے گھر پہنچتا ہے اور قرآن کریم کی چند آیات سُن لیتا ہے تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑتی ہے اور اپنی بہن کے گھر سے گشتہ ہو کر نہایت منکسرانہ حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتا ہے اور اسلام سے مشرف ہو کر فاروق کے خطاب سے نوازا جاتا ہے

۲۔ اسعد بن زرارہ مدینہ کا مشہور سردار گھر سے مسلح ہو کر نکلتا ہے کہ اسلام کے مبلغ حضرت مصعب بن عمیرؓ کو شہر سے باہر نکال دے اور انہیں نقصان پہنچائے کیونکہ ان کی تبلیغ سے قریباً ستر افراد مسلمان ہو گئے تھے۔ لیکن یہ دشمن اسلام جب خود قرآن کریم کی چند آیات سُن پاتا ہے تو اسلام اس کے دل میں گھر کر جاتا ہے اور بالآخر حضرت مصعبؓ کے ہاتھ پر ہی بیعت کر کے اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔

۳۔ ثمامہ بن اثال جن کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی شخص اور مدینۃ النبیؐ سے بڑھ کر کوئی جگہ قابل نفرت نہ تھی اسے صرف دو دن تک قرآن کریم سننے کا موقعہ ملتا ہے اور رشد و ہدایت سے لبریز قرآن کریم کی آواز کان سے گذر کر اس کے دل تک پہنچ جاتی ہے تو وہ خود بخود اسلام قبول کرتا اور دل و جان کو ایک ادنیٰ تحفہ کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیتا ہے۔

۴۔ خالد بن عقبہ قرآن مجید سُنتا ہے تو حیران و ششدر رہ جاتا ہے اور ربودگی کی حالت اس پر طاری ہو جاتی ہے اور جب ہوش میں آتا ہے تو بے اختیار بول اٹھتا ہے۔

وَاللّٰهِ إِنَّ لَهُ لَحَلَاوَةً
وَإِنَّ عَلَيْهِ لَطَلَاوَةً
وَإِنَّ أَسْفَلَهُ لَمُغْدِقٌ
وَإِنَّ أَعْلَاهُ لَمُثْمِرٌ
وَمَا يَقُولُ هَٰذَا بَشَرٌ

خدا کی قسم اس کلام میں عجیب مٹھاس ہے اور اس میں عجیب ترو تازگی ہے اور اس کی جڑیں خوب سیراب ہیں اور اس کی شاخیں پھل سے خوب لدی ہوئی ہیں انسان تو ایسا کلام کہہ ہی نہیں سکتا۔

قرآن کریم کے پاک کلام کو جو تاثیر اور قبولیت حاصل ہے اس کا اثر تو لا تعداد افراد۔ اقوام اور ممالک پر ہے اور ایک انقلاب عظیم ان میں پیدا ہوا ہے تاریخ اسلام ان واقعات سے بھری پڑی ہے اس کی لذت و سرور سے حظ اٹھانے کے لئے چند مزید واقعات سنئے

۵۔ اصحمہ نجاشی ابھی عیسائی تھا کہ حضرت جعفر طیارؓ نے اسے سورۃ مریم کی چند آیات سنائیں وہ اس وقت تخت شاہی پر متمکن تھا اور دربار لگا ہوا تھا آیات قرآنیہ سننے سے جو اثر اس کے دل و دماغ پر ہوا اس کا اظہار ان آنسوؤں سے ہو رہا تھا۔ جو تلاوت آیات قرآنیہ کے دوران اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔

۶۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ جب قرآن شریف پڑھتے تو زار زار روتے۔ ان کی اس حالت کو دیکھ کر راہ چلتے بچے عورتیں اور غلام کھڑے ہو جاتے اور متاثر ہوتے ابن ہشام کے الفاظ ہیں

وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا
إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ اسْتَبْكَى
قَالَتْ فَيَقِفُ عَلَيْهِ
الصِّبْيَانُ وَالْعَبِيدُ
وَالنِّسَاءُ يَعْجَبُونَ
لِمَا يَرَوْنَ مِنْ هَيْئَتِهِ

ابوبکرؓ بہت رقیق القلب واقع ہوئے تھے آپ جب قرآن کریم تلاوت کرتے تو آپؓ پر رقت طاری ہو جاتی۔ اور آپ رونے لگ جاتے بچے غلام اور عورتیں آپ کی آواز سن کر کھڑے ہو جاتے اور آپ کی وہ حالت دیکھ کر حیران ہو جاتے۔

آپ کی یہ حالت دیکھ کر قریش مکہ ابن الدغنہ کے پاس گئے جس نے آپ کو پناہ دی تھی اور کہا کیا تو نے اس شخص کو اسلئے پناہ دی ہے کہ ہمیں مصیبت میں ڈال دے

إِنَّهُ رَجُلٌ إِذَا صَلَّى وَقَرَأَ
مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ يَرِقُّ
وَيَبْكِي وَكَانَتْ لَهُ هَيْئَةٌ
... فَنَحْنُ نَتَخَوَّفُ
عَلَى صِبْيَانِنَا وَنِسَائِنَا
وَضَعَفَتِنَا أَنْ يَفْتِنَهُمْ
فَمُرْهُ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ
فَلْيَصْنَعْ فِيهِ مَا شَاءَ۔

(ابن ہشام صفحہ ۲۵)

یہ شخص جب نماز پڑھتا اور قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے تو اس پر رقت طاری ہو جاتی ہے اور رونے لگ جاتا ہے اور اس پر ایک خاص قسم کی حالت طاری ہو جاتی ہے ہمیں ڈر ہے کہ اس کی وجہ سے ہمارے بچے عورتیں اور کمزور افراد فتنہ میں نہ پڑ جائیں تو اسے حکم دے کہ اپنے مکان کے اندر بیٹھ کر عبادت اور تلاوت قرآن کرے۔

۷۔ حضرت عمرؓ اپنی خلافت کے دنوں میں ایک دفعہ مسجد کی طرف آ رہے تھے۔ کہ آپ کی حالت متغیر ہو گئی اور آپ رستہ میں ہی ایک دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے لوگوں نے آپ کو اس حالت میں دیکھا تو آپ کو گھر پہنچایا۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ آپ مسجد کی طرف جا رہے تھے کہ رستہ میں آپ نے کسی مکان سے کسی شخص کو تلاوت قرآن کریم کرتے سنا وہ کسی آیت عذاب کی تلاوت کر رہا تھا وہ آیت سُن کر آپ پر خوف الٰہی طاری ہوا اور آپ کی حالت متغیر ہو گئی۔

۸۔ لبید عامری ایک زبردست شاعر تھا جس کے اشعار کی نسبت یہ ضرب المثل مشہور تھی کہ

اُكْتُبُوهَا عَلَى الْحَنَاجِرِ وَلَوْ بِالْخَنَاجِرِ

ان شعروں کو گردنوں پر لکھو خواہ خنجروں کی نوک سے ہی لکھنا پڑے۔

یہی لبید ایک دفعہ حضرت عمرؓ سے ملنے آئے حضرت عمرؓ نے انہیں اپنے کچھ اشعار سنانے کے لئے کہا تو انہوں نے کہا یا امیر المومنین جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے قرآن کریم عطا فرمایا ہے اس وقت سے اشعار میرے لئے بے مزہ ہو گئے ہیں۔

۹۔ ابوطلحہ انصاریؓ نے قرآن مجید کی آیت سنا

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ (آل عمران)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم لوگ نیکی کا اصل درجہ نہیں پا سکتے
جب تک کہ اللہ کی راہ میں وہ چیز خرچ نہ
کرو جو تمہیں بہت پیاری ہے ان کے پاس
ایک بہت قیمتی باغ تھا جس کی سالانہ آمدنی پچاس
ہزار کی تھی۔ آپ اسی وقت رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا
میں یہ باغ اللہ کی راہ میں پیش کرتا ہوں۔

الغرض بڑے بڑے بادشاہوں اور
تاجوروں یا جبروت تاجوروں کو ان کی غضبناک
حالت یا انتقامی صورت اگر کوئی چیز رد کرنے والی
ہوتی تو قرآن کریم کی ایک آیت جسے اہل دربار
میں سے کوئی شخص کسی کونہ سے پڑھ دیتا تھا اور
ان کی حالت ایسی ہو جاتی کہ گویا آگ کی چنگاری
پر مشکوں پانی آ پڑا ہے۔

یہی وہ واقعات ہیں جو قرآن کریم کی
زبردست قبولیت اور اس کی گہری تاثیر کا ثبوت
دیتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ نبوت محمدیہ
کی فیض رسانی سے ملنے والی مبارک کتاب
قرآن مجید کی عزت اور عظمت دلوں پر
کتنی اثر انداز ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح
موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم
سے قرآن شریف کی تعلیم کے
ثمرات اور برکات کا نمونہ
اب بھی موجود پاتے ہیں اور ان
تمام آثار اور فیوض کو جو نبی
کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی
اتباع سے ملتے ہیں اب بھی
پاتے ہیں۔"

(الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

الغرض قرآن کریم ایسی کتاب ہے جس
میں حقائق و معارف پائے جاتے ہیں اس کی
پاکیزہ تعلیم ایسی موثر اور جاذب ہے کہ
اس نے صفات رذیلہ کو دور کرکے ان کی جگہ
اعلیٰ درجہ کی خوبیاں پیدا کر دیں۔ عربوں کی اس وقت
کی حالت کسی سے پوشیدہ نہیں وہ سارے
عیبوں اور برائیوں کا مجموعہ بنے ہوئے تھے
اور ان کی حالت صدیوں سے بگڑی ہوئی تھی
مگر قرآن کریم کے فیوض اور برکات میں کس
قدر قوت اور تاثیر تھی کہ ۲۳ برس کے اندر کل دنیا
کی کایا پلٹ دی اور قرآن کریم نبوت محمدیہ کی
فیض رسانی کے طفیل دنیا کو نصیب ہوا
تھا۔ پھر قرآن کریم کی وحی ایک خاص عظمت و شان
رکھتی ہے جو کسی اور نبی کی وحی یا مذہبی کتاب کو حاصل نہیں
اور وہ عظمت و شان یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے کلام پر
مشتمل ہے اس وقت جتنی کتابیں بھی انبیاء
کی طرف منسوب کی جاتی ہیں ان میں سے ایک
کتاب بھی ایسی نہیں جو کتاب اللہ ہونے کا
دعویٰ کرے اور وہ یہ کہے کہ میرے
الفاظ کسی انسان کے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ
کے منہ سے نکلے ہوئے ہیں۔ قرآن کریم
کے علاوہ دوسری مذہبی کتب کی اصل وحی
کے الفاظ محفوظ نہیں رہے ان میں سے ہر
کتاب لفظی اور معنوی دونوں لحاظ سے محرف
و مبدل ہو چکی ہے وہ انسانی دست برد
سے محفوظ نہیں رہی لیکن قرآن کریم جہاں
اللہ تعالیٰ کا خالص کلام ہے وہاں وہ
اب تک اپنی اصل شکل میں محفوظ ہے
اور متعصب عیسائی اور اسلام کے شدید دشمن
بھی اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوئے
ہیں کہ قرآن کریم جو اس وقت ہمارے
ہاتھوں میں ہے وہی ہے جو خود آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے
پیش کیا تھا۔ قرآن کریم میں تحریف
ثابت کرنے کی تمام کوششیں ناکام
ہوئی ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے
رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی کو ایک
دائمی معجزہ کی حیثیت دے دی ہے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ما من الانبیاء نبی الا
اعطی ما مثلہ امن علیہ
البشر وانما کان الذی
اوتیت وحیا اوحاہ اللہ
الی فارجوا ان اکون
اکثرھم تابعا یوم
القیامۃ۔ (البخاری)

انبیاء میں سے پہلے کوئی نبی نہیں
آیا مگر اسے اس کی مثل معجزہ دیا گیا جس
کی وجہ سے لوگ اس پر ایمان لائے اور
جو معجزہ مجھے دیا گیا ہے وہ اللہ تعالیٰ
کی وحی ہے جو اس نے مجھ پر نازل کی
اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت
کے دن سب انبیاء کی نسبت میرے
پیرو زیادہ ہوں گے۔

اس حدیث میں رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی وحی کو دوسرے انبیاء کی
وحی سے افضل و برتر بتایا ہے اور اسے
ایک دائمی معجزہ قرار دیا ہے پہلے نبیوں
کی وحی ایسی نہ تھی جو دائمی معجزہ کا
کام دیتی لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم
کی نبوت کاملہ کے ذریعہ جو وحی قرآن کریم
کی صورت میں دی گئی اسے یہ خاص فخر بخشا
گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک دائمی معجزہ
کے طور پر نازل کیا اور ہمیشہ کے لئے
مخالفوں کو عاجز اور شکست یافتہ ثابت کرنے
اور قرآن کریم کی برتری اور اس کے منجانب اللہ
ہونے کے ثبوت کے لئے یہ لاجواب چیلنج
دیا۔

قل لئن اجتمعت الانس
والجن علی ان یاتوا بمثل
ھذا القرآن لا یاتون
بمثلہ ولو کان بعضھم
لبعض ظہیرا
(بنی اسرائیل)

تو انہیں کہہ دے کہ اگر تمام انسان بھی
اور جن بھی اس قرآن کی نظیر لانے کے
لئے جمع ہو جائیں تو پھر بھی وہ اس کی نظیر
نہیں لا سکیں گے۔ خواہ وہ ایک دوسرے
کے مددگار ہی کیوں نہ بن جائیں۔

یعنی نہ انبیاء سابقین میں سے کسی
کی وحی اس کی مثل ہو سکتی ہے اور نہ از
خود دنیا کے سکالرز ایسی جامع اور مانع
پر حکمت شریعت کی کتاب پیش کر سکتے ہیں

قرآن کریم کے معجزہ ہونے کی شہادت
تو اس زمانہ کے غیر متعصب مفکرین یورپ
بھی دیتے ہیں۔ چنانچہ پروفیسر باسورتھ
سمتھ ایم اے لکھتے ہیں۔

"قرآن مجید جو ایک غیر تعلیم یافتہ
امی کی کتاب ہے وہ ایک
ہی وقت میں منظوم بھی ہے
قوانین کا مجموعہ بھی ہے دعاؤں
کی بھی کتاب ہے اور بائبل بھی
اور آج کے دن تک تمام
نسل انسانی کے پانچویں حصہ
لوگوں کی نظر میں عزت و احترام
کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور
معجزہ خیال کی جاتی ہے جیسا کہ
محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے
اسے اپنا ایک
STANDING MIRACLE
یعنی دائمی معجزہ قرار دیا تھا۔
AND A MIRACLE INDEED
اور حقیقتاً یہ ایک معجزہ ہی
ہے۔"

اب میں قرآن کریم کی حفاظت اور اس کے
اس وقت تک محفوظ رہنے کے متعلق ان
لوگوں کی شہادت پیش کرتا ہوں جو مسیحی
ہیں اور جنہوں نے پورا زور لگایا کہ کسی طرح
قرآن کریم کی حفاظت پر وہ کوئی اعتراض
کر سکیں۔ لیکن آخر مجبور ہو کر ان کو ماننا
پڑا کہ سب اعتراض فضول اور لغو ہیں
قرآن کریم آج بھی اسی طرح محفوظ ہے جس
طرح کہ اس وقت محفوظ تھا جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے جدا ہوئے
ایک ولیم میور جیسا محقق نقاد
لکھتا ہے کہ:۔

"تمام ثبوت دل کی پوری
تسلی دلاتے ہیں کہ وہ
قرآن کریم جسے ہم آج پڑھتے
ہیں لفظاً لفظاً وہی ہے
جسے خود نبی نے لوگوں کو
پڑھ کر سنایا تھا۔"

(لائف آف محمد ص ۲۹)

۲۔ امریکہ کی ایک یونیورسٹی کے پروفیسر
ہاورڈ اسلامیات پر لیکچر دیتے ہوئے
اس حقیقت کو کہ قرآن کریم اپنی اصلی صورت
میں محفوظ ہے تسلیم کرتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی
لکھتے ہیں کہ یہ تاثیر اور زندگی بخش کتاب
ہونے کے لحاظ سے بھی منفرد ہے پروفیسر
موصوف فرماتے ہیں:۔

"میرا خیال ہے کہ اسلامی حکومتیں
صفحۂ ہستی سے نابود بھی ہو جائیں
تب بھی اسلام اور مسلمان فنا
نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جو چیز ان
کو حیات تازہ بخشتی ہے وہ
ان کی کتاب قرآن ہے جو
اپنی اصل کے اعتبار سے ایسی ہی محفوظ
ہے جیسا کہ آسمان اپنی پیدائش
کے وقت سے۔ اس کا حال
بائیبل کی طرح نہیں کہ اپنی تمام
مذہبی اور تاریخی خصوصیات
کو گم کر چکی ہے اور نہ اس کی
تعلیم بیرونی تعلیم و عقائد سے
ملوث ہوئی ہے۔ عیسائیت
اور بت پرستی میں اب کوئی فرق
نہیں رہا۔ اور اگر کوئی بھی چاہے
تو نہیں کر سکتا۔ کیونکہ
بت پرستی کے جراثیم نے
اصل عیسائیت کو چٹ کر لیا ہے
قرآن ایک زندہ اور حیات بخش
کتاب ہے" (ریویو آف
ریلیجنز مارچ ۱۹۳۲ء ص ۳۰)

ان شہادتوں کو پڑھنے اور سننے کے بعد
ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ دشمن بھی اس امر
کا اقرار کرتا ہے کہ جہاں قرآن کریم ہر قسم کے
بیرونی دخل سے پاک تحریف سے مبرا اور
پیشگوئی

انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون

کے مطابق اپنی اصلی حالت میں پوری طرح محفوظ
ہے وہاں قرآن کریم کی تاثیر کا اعجاز بھی اپنی
پوری چمک دمک کے ساتھ آج تک اور انشاء اللہ
قیامت تک قائم رہے گا۔

(باقی)

درخواستِ دعا

میرا بڑا لڑکا نسیم احمد برمنگھم یونیورسٹی سے
ایم ایس سی (انجینئرنگ) کرنے کے بعد اب اعلیٰ
تعلیم حاصل کرنے کے لئے امریکہ یا جرمنی جانا چاہتا ہے
نیز میرا چھوٹا لڑکا سلیم احمد طاہر ایم بی بی ایس فائنل
کا امتحان دے رہا ہے ہر دو بچوں کی کامیابی کے لئے
احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(عبدالرؤف ایس ایس پی۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ اور اپنے عزیزوں کو بات عمدہ خطوط لکھتے رہے۔

طبیعت میں فقر اور انکساری بہت تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل دعا بہت پڑھا کرتے تھے۔ اور یہی دعا ان کی وفات کے بعد ان کے کاغذات میں دو جگہ لکھی ہوئی ملی ہے۔

"اے میرے محسن اور اے میرے خدا میں تیرا ایک ناکارہ پر معصیت اور پر غفلت بندہ ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا سو اب بھی مجھ نالائق اور پر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما کہ بجز تیرے چارہ گر کوئی نہیں"

اپنی وفات کا پہلے علم ہو چکا تھا۔ گذشتہ گرمیوں میں مجھے خط لکھا جس میں اپنے بعض جسمانی عوارض کا ذکر تھا۔ ساتھ ہی لکھا کہ جہاں تک میرا خیال ہے وقت آخری نزدیک ہے اور مجھے تو اپنے انجام کا بہت فکر رہتا ہے کوئی نیک عمل میرے پلے نہیں حساب کتاب کا بہت فکر ہے۔ گذشتہ دسمبر کے آخر میں بچوں سے کہا کہ مجھے آواز آئی ہے "دسمبر کے بعد موت کی بے ہوشی طاری کر دی جائے گی"۔ پندرہ جنوری کا لفظ بھی زبان پر بہت تھا۔ ہم بہنیں ان کی تشویشناک حالت کا سن کر لاہور گئیں تو ہم سے کہتے رہے کہ ۱۵ جنوری تک رہو خصوصاً میری چھوٹی بہن کو بہت تاکید سے کہا۔ مگر ہماری بدقسمتی کہ ہم تینوں بہنوں کو بوجہ بچوں کی دیکھ بھال اور دیگر گھریلو مجبوریوں کے واپس ربوہ آنا پڑا۔ دوبارہ لاہور پہنچی تو میرے پہنچنے سے صرف ایک گھنٹہ قبل وفات پا چکے تھے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آخر تک ہوش و حواس بالکل درست رہے ذرا گھبراہٹ نہیں ہوئی۔ وفات سے ایک روز پہلے اپنی بہو کو اپنی تجہیز و تکفین اور تاریں وغیرہ دینے کے متعلق ہدایات دیتے رہے چھوٹے بیٹے کے پاس کچھ روپے غالباً اسی کام کے لئے محفوظ رکھے تھے خود اپنے ہاتھ سے گن کر حوالے کئے۔ میرے چھوٹے بھائی سے (جو تین ماہ سے بہت بیمار ہے اور چلنے پھرنے سے معذور) فرمایا کہ بیٹا مجھ سے جہاں تک ہو سکا تمہاری خدمت کی ساری اولاد کی خدمت کی اگر مجھ سے کوئی غفلت ہوئی ہو تو معاف کر دینا حالانکہ عام طور پر بڑھاپے میں لوگ اولاد کی خدمت کے محتاج ہوتے ہیں مگر ہمارے شاہ جی نرالے تھے ساری عمر بچوں کی خدمت میں گزری کبھی کسی پر بوجھ نہیں ڈالا نہ مالی لحاظ سے نہ جسمانی لحاظ سے۔ چلتے پھرتے دوسروں کی خدمت کرتے رخصت ہو گئے۔ صرف چند دن چارپائی پر پڑے رہے مگر بار بار ندامت کا اظہار کرتے کہ میں نے آپ لوگوں کو بہت تکلیف دی ہے پھر خود ہی فرماتے کہ میں زیادہ دن آپ کو تکلیف نہیں دوں گا۔

قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ ان کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ھوالشافی

اولاد

زندگی کا شیریں پھل

STERILITY CURE
سٹرلیٹی کیور

کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ بہت سی

بے اولاد بہنوں کی گود ہری ہو چکی ہے

مکرم حمید اللہ صاحب معرفت ڈاکٹر محمد یونس صاحب لوکوشیڈ ضلع تھرپارکر کی ایک رپورٹ ملاحظہ ہو "نصیرہ بیگم صاحبہ کے واسطے دوائی منگوائی تھی جس سے ... بہت عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو لڑکی عطا کی" قیمت مکمل کورس ۲۶/-

زنانہ علاج کا رسالہ مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ بائیوکیمک ربوہ فون ۶۰۶

درخواست دعا

میرے بھائی کے دوست مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب پیشاب کی تکلیف سے بیمار ہیں اور نشتر ہسپتال ملتان میں داخل ہیں احباب کرام ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (جمال الدین احمد جنگ صدر)

۲۔ مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب (مالک شیر اینڈ برادرس) کمیشن ایجنٹس اسٹیشن روڈ محراب پور سندھ نے سیدنا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے چندہ مساجد بیرون میں مبلغ ۲۴۰/- روپے ادا فرمائے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں خاص برکت ڈالے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

مکرم امام بشیر احمد صاحب رفیق لندن سے اطلاع دیتے ہیں کہ ۸۵ مخلصین نے ۴۹,۹۰۰ پونڈ کے وعدے کئے تھے جن میں سے ۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء تک ۳۸,۲۸۶ پونڈ وصول ہو چکے ہیں۔ اس فنڈ میں نمایاں طور پر ادائیگی کرنے والے احباب کے اسماء گرامی بغرض دعا پیش ہیں۔

۱	مکرم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب		۳۵۰۰/۰۰ پونڈ
۲	" ڈاکٹر نذیر احمد صاحب	برمنگھم	۱۰۶۲
۳	" ڈاکٹر عبد السلام صاحب	لندن	۱۰۱۲
۴	" ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب	"	۶۰۰
۵	" میاں رفیع احمد صاحب	"	۵۵۰
۶	" محمد اسلم صاحب جاوید	"	۵۱۰
۷	" داؤد احمد صاحب گلزار	"	۴۵۹
۸	" غلام رحمانی صاحب	"	۴۲۵
۹	" ڈاکٹر عبد الحمید صاحب	"	۴۰۰
۱۰	" عبد الرحمٰن صاحب ناصر	"	۳۵۵
۱۱	" محمد یامین صاحب ندیم	"	۳۵۰

احباب سے ان سب مخلصین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت ڈالے۔ ان کے اموال کو بڑھائے۔ اور ان کو پہلے سے بھی بڑھ کر خدمات کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں پہلے بھی کئی دفعہ توجہ دلا چکا ہوں کہ تحریک جدید میں چندوں کی کمی کو پورا کرنے کی اصل ذمہ داری دفتر سوم پر عائد ہوتی ہے ..... دفتر سوم کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ کریں اور اسے مقررہ ٹارگٹ تک لے جائیں۔ ... ... ٹارگٹ تک لے جانے کے لئے بڑی کوشش ان کی ہونی چاہیئے۔ تاکہ اس سال تحریک جدید کے چندوں کی رقم سات لاکھ نوے ہزار تک پہنچ جائے۔"

ہمارے انصار اللہ بھائیوں کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد گرامی کی روشنی میں اشاعت اسلام ممالک بیرون کے لئے اپنی تمام تر استعدادیں استعمال میں لائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات

خدام الاحمدیہ کی طرف سے منعقد ہونے والے سالانہ امتحانات کی حسب ذیل تاریخیں مقرر کی گئی ہیں:۔

ضلع کراچی	اپریل	۱۹۷۳ء
ضلع لاہور	جون	۱۹۷۳ء
دیگر مجالس	جولائی	۱۹۷۳ء

قائدین اضلاع و مجالس امتحانات کی تیاری کا ابھی سے اہتمام کریں۔ قائدین جائزہ لیں کہ ان کی مجلس کے کن کن خدام کے پاس نصاب کی کتب موجود نہیں۔ شعبہ ہذا قائدین کی اطلاع پر بذریعہ وی پی کتب ارسال کرے گا۔ (مہتمم تعلیم)

ہر صاحب استطاعت کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم مصلح موعود

جماعتیں اس دن کے شایان شان جلسے منعقد کریں

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں احمدی جماعتیں ہر سال جلسے منعقد کرتی ہیں۔ امسال ۲۰ر فروری کو منگل کا دن ہوگا۔ جو جماعتیں اس دن جلسے کر سکیں وہ ضرور اس دن جلسے منعقد کریں اور جو جماعتیں ۱۸ر فروری بروز اتوار جلسہ کرنے میں سہولت سمجھیں وہ اتوار کو جلسہ کریں۔ کیونکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ خود یہ فرمایا تھا کہ:-

"ہم اس بات کے قائل نہیں کہ کوئی دن، اسی دن ضرور منایا جائے۔ اصل بات تو روح ہے۔ روح قائم رکھنی چاہیئے۔"

جلسے اس دن کے شایان شان منعقد کئے جائیں اور نظارت اصلاح وارشاد کو ان کی رپورٹیں بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر تعزیتی قرار دادیں

مجلس صحت ربوہ ۱۵ر فروری ۱۹۷۳ء بروز جمعرات ساڑھے دس بجے ہمارے ایک بزرگ، سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک فدائی اور مخلص جان نثار حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے روحانی و جسمانی رشتہ میں منسلک حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ ہم سے جدا ہو کر اپنے پیارے جاننے والے کے حضور حاضر ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وانا بفراقہ لمحزونون

اللہ تعالیٰ کی ایک امانت تھی جو اس نے واپس لے لی۔

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے، حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ کے سب سے بڑے فرزند تھے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے بابرکت زمرہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی تھی کہ آپ اپنے والد محترم سے پہلے احمدیت قبول کریں۔

آپ نے ۱۹۴۵ء سے ۱۹۷۱ء تک سلسلہ احمدیہ کی خوب خوب خدمات سر انجام دی ہیں وہ ہم سب کے لئے قابل تقلید نمونہ ہیں۔ آپ نہایت خوش خلق، منکسر المزاج، حلیم الطبع، دعاگو، جماعت کے مخلص فدائی بے نفس باوفا خادم تھے۔

آپ کی وفات جماعت کے لئے ایک عظیم صدمہ ہے جس میں ہم سب شریک ہیں مجلس صحت کا یہ اجلاس آپ کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات سے نوازے اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے قرب میں آپ کو جگہ دے۔ آمین۔

(ممبران مجلس صحت۔ ربوہ)

طبیہ کالج ربوہ۔ مورخہ ۱۶ر ۲ ۷۳ بعد نماز عصر طبیہ کالج ربوہ کے جملہ اساتذہ و طلباء نے ایک اجلاس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت منظور کی۔

ہم اساتذہ و طلباء طبیہ کالج ربوہ صدر انجمن احمدیہ کے سابق ناظر اعلیٰ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر نہایت افسردہ ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکاری عہدہ سے ریٹائر ہو کر ربع صدی سے زائد عرصہ تک سلسلہ احمدیہ کی بے لوث خدمات ادا کی ہیں۔ آپ کی ہستی نہایت محبوب شخصیت اور منکسر المزاج اور ہر ایک کی دلی ہمدرد رہی ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے اہل و عیال کو اس عظیم صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(پرنسپل طبیہ کالج ربوہ)

اشاعت قرآن عظیم کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد پر فوری لبیک کہنے والی جماعتیں

پہلی دعائیہ فہرست حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کردی گئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ ہر انجمن کے احمدی دو ہزار روپیہ اشاعت قرآن مجید کے لئے جمع کریں جن جماعتوں نے اس پر فوری لبیک کہا ہے ان کے نام شکریہ کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ ان سب کے نام حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کر دیئے گئے ہیں اور حضور نے ان سب کے لئے دعا فرمائی ہے۔

۱	مکرم امیر صاحب لاہور تین تحصیلوں کی طرف سے	۶۰۰۰/۰۰ روپے
۲	امیر صاحب راولپنڈی	۲۰۰۰/۰۰
۳	امیر صاحب جھنگ	۲۰۰۰/۰۰
۴	امیر صاحب لائل پور	۲۰۰۰/۰۰
۵	امیر صاحب کوئٹہ	۲۰۰۰/۰۰
۶	سیکرٹری صاحب مال کویت	۲۰۰۰/۰۰
۷	امیر صاحب سرگودھا	۲۶۰۰/۰۰
۸	امیر صاحب سیالکوٹ	۵۰۰۰/۰۰
۹	سیکرٹری صاحب مال ڈسکہ	۱۱۵۱/۰۰
۱۰	امیر صاحب حیدرآباد	۲۰۰۰/۰۰
۱۱	پریذیڈنٹ صاحب اوکاڑہ	۲۰۰۰/۰۰
۱۲	علی انور صاحب امیر [illegible]	۲۰۰۰/۰۰
۱۳	برکت علی صاحب امیر جماعت حافظ آباد	۱۲۶۰/۵۰

بقیہ جماعتوں کے امراء صاحبان کو فوری طور پر توجہ فرمانی چاہیئے تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خواہش کے مطابق پاکستان کے ہر گھر میں قرآن مجید پہنچ جائے اور قرآن کے نور سے ساری دنیا بھر جائے۔ جن جماعتوں نے رقوم تو دے دی ہیں لیکن قرآن مجید ابھی تک حاصل نہیں کئے وہ فوری طور پر ادارہ طباعت واشاعت سے قرآن مجید حاصل کر لیں۔

(ابوالمنیر نور الحق۔ ادارہ طباعت واشاعت قرآن عظیم ربوہ)

جامعہ نصرت کی ایک طالبہ کی نمایاں کامیابی

یہ خبر قارئین کے لئے مسرت کا باعث ہوگی کہ عزیزہ افضل الرفیق طاہرہ بنت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کو بورڈ کی طرف سے ایف اے کے امتحانات میں پورے بورڈ میں سوم آنے پر TALANTED SCHOLARSHIP (وظیفہ ذہانت) دیا گیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ادارہ کے لئے یہ کامیابی مزید برکتوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اور عزیزہ کے لئے بھی ہر طرح خیر و برکت کا موجب ہو۔

(پرنسپل)

گمشدہ کوٹ: ۲/۲ کو دار الضیافت کے سامنے کے میدان میں عصر کے بعد میرا کوٹ گم ہو گیا ہے جن صاحب کو میرا کوٹ ملا ہو براہ کرم خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ میں پہنچا کر ممنون فرما دیں۔

(وسیم احمد ظفر متعلم جماعت ہشتم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴